احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 6 جون 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 6 جون 2014ء 7 شعبان 1435 ہجری 6 / احسان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 128

زبان میں تاثیر پیدا ہونے کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب دربارِ فرعون میں جا کر فرمانِ الٰہی پہنچانے کا حکم ہوا تو انہوں نے یہ دعا کی۔ حضرت اسماءؓ بنت عمیس بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو ثبیر پہاڑ کے دامن میں یہی دعا کرتے دیکھا۔ آپؐ بارگاہ الٰہی میں عرض کر رہے تھے کہ مولیٰ میں تجھ سے وہی دعا مانگتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰ نے مانگی۔ (تفسیر الدرالمنثو رللسیوطی جلد 4 صفحہ 295)

اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے اور جو مجھ پر فرض ڈالا گیا ہے اس کو پورا کرنا میرے لئے آسان کردے اور اگر میری زبان میں کوئی گرہ ہو تو اسے بھی کھول دے (حتیٰ کہ) لوگ میری بات آسانی سے سمجھنے لگیں۔ (طٰہٰ 26 تا 29)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود کی سب سے بڑی دلی تمنا یہ تھی کہ ساری دنیا میں (دین) کا بول بالا اور غلبہ ہو۔ یہ سوچ اور فکر آپ کو ہمہ وقت دامنگیر رہتی۔ آپ کے اس بے تاب جذبہ کا اندازہ ایک دلچسپ روایت سے ہوتا ہے جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی بیان کردہ ہے۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ حضرت مسیح موعود کے پاس ایک کمرہ میں بیٹھے تھے۔ حضور ایک کتاب کی تصنیف میں مصروف تھے۔ دروازہ پر کسی شخص نے خوب زوردار دستک دی۔ آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں جا کر معلوم کروں کہ کون ہے اور کس غرض سے آیا ہے۔ میں نے دروازہ کھولا تو دستک دینے والے نے بتایا کہ مولوی سیّد محمد احسن صاحب امروہوی نے بھجوایا ہے کہ حضور کی خدمت میں یہ خوشخبری عرض کی جائے کہ آج فلاں شہر میں ان کا ایک غیر احمدی مولوی سے مناظرہ ہوا ہے اور انہوں نے اُس کو شکستِ فاش دی۔ اُس کو بہت رگیدا اور وہ مولوی بالکل لاجواب ہوگیا۔ حضرت مفتی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے یہ سارا پیغام من وعن حضور کی خدمت میں عرض کیا تو حضور سن کر مسکرائے اور فرمایا کہ اُن کے اِس طرح زوردار دروازہ کھٹکھٹانے اور فتح کا اعلان کرنے سے میں سمجھا تھا کہ شاید وہ یہ خبر لائے ہیں کہ یورپ...... ہوگیا ہے!

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 273)

حضرت مسیح موعود کے غیر معمولی جذبۂ خدمت کا ایک شاندار ظہور اس وقت ہوا جب 1893ء میں آپ نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' تصنیف فرمائی۔ اس کتاب میں آپ نے التبلیغ کے نام سے عربی زبان میں ایک تفصیلی مکتوب فقراء اور مشائخ ہند کے نام لکھا۔ اس میں بطور خاص 23 صفحات پر محیط ایک خاص حصہ اُس زمانہ کی طاقتور ملکہ وکٹوریہ کے نام لکھا جس میں آپ نے اپنے آقائے نامدار کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ملکہ معظّمہ کو دعوتِ حق دی۔

جس قوت اور شوکت سے آپ نے سلطنت برطانیہ کی ملکہ کو یہ پیغام حق دیا، وہ آپ کے دلی جذبات کا آئینہ دار ہے جو خدمت واشاعت حق کے حوالہ سے آپ کے دل میں موجزن تھے۔ آپ کی اِس آوازِ حق کو یہ پذیرائی ملی کہ ملکہ وکٹوریہ نے حضرت اقدس کی خدمت میں شکریہ کا خط ارسال کیا اور خواہش کی کہ حضور اپنی دیگر تصانیف بھی ارسال فرمائیں۔

آپ کا یہ مجاہدانہ کارنامہ ایسا شاندار تھا کہ سابق ریاست بہاولپور کے ایک صاحبِ کشف بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف نے آپ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور لکھا کہ

''دین...... کی حمایت کے لیے آپ نے ایسی کمرِ ہمت باندھی ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کو...... کا پیغام دیا ہے...... آپ کی تمام تر سعی جدوجہد یہ ہے کہ...... توحید قائم ہوجائے۔''

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 476-477)

سچائی اور اخلاق فاضلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں آ کر کوئی توپیں اور مشین گنیں ایجاد نہیں کی تھیں، بینک جاری نہیں کئے تھے یا صنعت وحرفت کی مشینیں ایجاد نہیں کی تھیں۔ پھر وہ کیا چیز تھی جو آپ نے دنیا کو دی اور جس کی حفاظت آپ کے ماننے والوں کے ذمہ تھی۔ وہ سچائی کی روح اور اخلاقِ فاضلہ تھے۔ یہ پہلے مفقود تھی۔ آپ نے پہلے اُسے کمایا اور پھر یہ خزانہ دنیا کو دیا۔ اور صحابہ اور اُن کی اولادوں اور پھر اُن کی اولادوں کے ذمہ یہی کام تھا کہ ان چیزوں کی حفاظت کریں''۔

(روزنامہ الفضل 15 جنوری 2014ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

نظارت تعلیم کے تحت

IELTS کی کلاسز کا اجراء

نظارت تعلیم کے تحت IELTS کے ٹیسٹ کی تیاری کے لئے کلاسز کا آغاز 15 جون 2014ء سے کیا جارہا ہے۔ رجسٹریشن کی آخری تاریخ 10 جون 2014ء ہے۔ تمام رجسٹریشن فارم 10 جون شام 4 بجے تک دفتر نظارت تعلیم میں وصول کئے جائیں گے۔

رجسٹریشن فارم دفتر نظارت تعلیم، نصرت جہاں بوائز کالج، نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن، مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول اور ناصر ہائیر سیکنڈری سکول سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔ 0333-6158437

047-6212473,6215488

Email:ielts@nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

خطبہ نکاح مورخہ 11 مئی 2012ء

بیان فرمودہ: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 مئی 2012ء بروز جمعۃ المبارک بیت فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ طوبیٰ خورشید کا ہے جو واقفہ نو ہیں۔ مکرم منور احمد خورشید صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم عبدالنصیر ایم کے ابن مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن کویا صاحب امریکہ کے ساتھ دس ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر ہو رہا ہے۔ دوسرا نکاح عزیزہ ھماسبین رانا بنت مکرم رانا جاوید اقبال صاحب جرمنی کا عزیزم رانا محمود الحسن ابن مکرم رانا محمد حسن صاحب، جو واقف نو اور جامعہ کے طالب علم ہیں، کے ساتھ چار ہزار پاؤنڈ حق مہر پر ہے اور تیسرا نکاح عزیزہ روبینہ وحید بنت مکرم عبدالوحید صاحب لندن کا عزیزم انصار احمد ابن مکرم شیخ ابرار احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نکاح شادی خوشی کے مواقع ہیں۔ ان خوشی کے موقعوں پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ عموماً خوشیوں میں انسان خدا تعالیٰ کی طرف توجہ نہیں کرتا لیکن تم لوگ جو حقیقی مومن ہو تم لوگوں کے لئے حقیقی خوشی تبھی ہے جب ہمیشہ، ہر وقت، ہر عمل میں خدا تعالیٰ کو یاد رکھو۔ ہر وقت ذہن میں یہ رہے کہ خدا تعالیٰ وہ ذات ہے جو ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اس لئے تمہارا ہر عمل، ہر قول اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہونا چاہئے، تقویٰ پر چلتے ہوئے ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ نکاح جو آج ہو رہے ہیں جیسا کہ میں نے کہا ایک واقفہ نو بچی ہے اور اس کے والد بھی جامعہ احمدیہ میں استاد ہیں جنہوں نے ایک بڑا لمبا عرصہ بطور (مربی) بیرون پاکستان، افریقہ کے ممالک میں سلسلہ کی خدمت سرانجام دی اور اپنے عہد پر قائم رہتے ہوئے وفا کے ساتھ اپنے وقف کو نبھایا۔ اسی طرح اب ان کی بچی طوبیٰ خورشید کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ واقفہ نو ہے اور بطور واقفہ نو اس کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ یہاں سے بیاہ کے بیشک امریکہ چلی جائے گی، ایک ایسے شخص سے بیاہ ہے جو ان کا ہم قوم بھی نہیں اور وقف بھی نہیں ہے۔ لیکن واقفہ نو کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا بھی ایک عہد ہے جس کو اس نے پورا کرنا ہے اور نبھانا ہے اور اپنے ہر قول وفعل میں خدا تعالیٰ کی ذات کو مدنظر رکھنا ہے۔ اس کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہونا چاہئے۔ دنیا میں گم نہ ہو جائے بلکہ وہاں بھی اپنے اس عہد کو نبھاتے ہوئے دین کی خدمت پر ہمیشہ کمربستہ رہے۔ اللہ اس بچی کو توفیق بھی دے اور جس سے نکاح ہو رہا اس کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب وہ ایک واقفہ نو کو بیاہ کر لے جا رہا ہے تو اس کی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ واقفہ نو کے خاوند کو چاہئے کہ وہ اسے زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کے لئے وقت دینے دے۔ بعض خاوند ایسے ہیں جو دین کی خدمت سے بعض دفعہ روکتے بھی ہیں، یہ نہیں ہونا چاہئے۔ حالانکہ ایک احمدی کو چاہے وہ مرد ہے یا عورت اس کی تو ہر وقت یہ توجہ ہونی چاہئے کہ میں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کروں، ......اور احمدیت کے پھیلانے کا باعث بنوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنوں۔ پس اس لحاظ سے عزیزہ طوبیٰ کے خاوند کو بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے یہ ذمہ داریاں نبھانی ہیں اور کبھی بھی دین کی خدمت کے معاملہ میں اپنی بیوی کے لئے روک نہیں بننا۔

اسی طرح رانا محمود الحسن جو جامعہ کے طالبعلم ہیں ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ایک عہد جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے اور جو ان کے والدین نے کیا تھا اس کو نبھانا ہے اور نہ صرف نبھانا ہے بلکہ یہ کوشش کرنی ہے کہ اس کی انتہا حاصل کی جائے اور ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اور جو لڑکی ایک واقف زندگی سے شادی کر رہی ہو اس کو بھی پتہ ہونا چاہئے، اس کے علم میں ہونا چاہئے کہ واقف زندگی کے وسائل محدود ہیں اس لئے بے جا اور ناجائز Demands اور مطالبے کبھی کسی واقف زندگی سے نہیں کرنے۔ اگر اعتماد سے اور قناعت سے گزارا کرنے والی ہوگی تو ہمیشہ گھر میں خوشیاں رہیں گی اور یہ گھر ایک جنت نظیر نمونہ پیش کرنے والا ہوگا، پھر جنت نظیر گھر بن جائے گا، ایک ایسا نمونہ پیش کرنے والا ہوگا جس میں حقیقی خوشیاں ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہوتی ہے۔ پس یہی نصائح عمومی طور پر باقیوں کو بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیسرا نکاح جو ہے ان میں گو واقف زندگی تو کوئی نہیں لیکن ایک احمدی کی حیثیت سے ہمیشہ اپنی ذمہ داری کا احساس رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپس کے اعتماد پیدا کرنے کے لئے، رشتوں کو نبھانے کے لئے سچائی پر قائم رہو اور اگر سچائی پر قائم رہو گے تو تمہارے سے جو معمولی غلطیاں ہو جاتی ہیں ان کی اللہ تعالیٰ اصلاح فرماتا رہے گا اور اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپتا رہے گا اور یوں تمہارے گھر ایک ایسے گھر ہوں گے جہاں ہر وقت خدا تعالیٰ کی رضا مقدم ہوگی اور پھر جو آئندہ نسلیں پیدا ہوں گی وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی ہوں گی، اس مقصد کو حاصل کرنے والی ہوں گی جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے۔ اللہ کرے کہ یہ تمام رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں ان چیزوں کو، ان باتوں کو اپنے سامنے رکھنے والے ہوں اور ہمیشہ دین دنیا کے مقابلہ میں ان کو مقدم رہے۔ ان چند الفاظ کے بعد اب میں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے ان تینوں نکاحوں کے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا، رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ)

☆............☆............☆

دین کو ہر حال میں دنیا پر مقدم رکھنا چاہئے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''مُرشد اور مرید کے تعلقات اُستاد اور شاگرد کی مثال سے سمجھ لینے چاہئیں۔ جیسے شاگرد استاد سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ اسی طرح مُرید اپنے مُرشد سے۔ لیکن شاگرد اگر اُستاد سے تعلق تو رکھے مگر اپنی تعلیم میں قدم آگے نہ بڑھائے تو فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ یہی حال مُرید کا ہے پس اس سلسلہ میں تعلق پیدا کر کے اپنی معرفت اور علم کو بڑھانا چاہئے۔ طالبِ حق کو ایک مقام پر پہنچ کر ہرگز ٹھہرنا نہیں چاہئے، ورنہ شیطان لعین اور طرف لگا دے گا اور جیسے بند پانی میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر مومن اپنی ترقیات کے لیے سعی نہ کرے، تو وہ گر جاتا ہے۔ پس سعادت مند کا فرض ہے وہ طلبِ دین میں لگا رہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان کامل دنیا میں نہیں گزرا۔ لیکن آپ کو بھی رب زدنی علما (طٰہٰ :115) کی دعا کی تعلیم ہوئی تھی۔ پھر اور کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کر کے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے۔ جوں جوں انسان اپنے علم اور معرفت میں ترقی کرے گا اُسے معلوم ہوتا جاوے گا کے ابھی بہت سی باتیں حل طلب باقی ہیں بعض امور کو وہ ابتدائی نگاہ میں (اس بچے کی طرح جو اقلیدس کی اشکال کو محض بیہودہ سمجھتا ہے) بالکل بیہودہ سمجھتے تھے لیکن آخر وہی امور صداقت کی صورت میں ان کو نظر آئے اس لئے کس قدر ضروری ہے کے اپنی حیثیت کو بدلنے کے ساتھ علم کو بڑھانے کے لئے ہر بات کی تکمیل کی جاوے۔ تم نے بہت ہی بیہودہ باتوں کو چھوڑ کر اس سلسلہ کو قبول کیا ہے۔ اگر تم اس کی بابت پورا علم اور بصیرت حاصل نہیں کرو گے، تو اس سے تمہیں کیا فائدہ ہوا تمہارے یقین اور معرفت میں قوت کیوں کر پیدا ہوگی۔ ذرا ذرا سی بات پر شکوک وشبہات پیدا ہوں گے اور آخر قدم کو ڈگمگا جانے کا خطرہ ہے۔

دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں، ایک تو وہ جو (دین حق) قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے۔ نہیں۔ صحابہؓ تجارتیں بھی کرتے تھے، مگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے، انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے اُن کے دلوں کو لبریز کر دے۔ انہوں نے حاصل کیا، یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملے سے نہیں ڈگمگائے۔ کوئی امر اُن کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک سکا۔

میرا مطلب اس سے صرف یہ ہے کہ جو بالکل دنیا ہی کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں۔ گویا دنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر شیطان اپنا غلبہ اور قابو پالیتا ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ گروہ ہوتا ہے جو حزب اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے۔ مال چونکہ تجارت سے بڑھتا ہے، اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی طلب دین اور ترقیٔ دین کی خواہش کو ایک تجارت ہی قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ ھل ادلکم ......(الصف:11) سب سے عمدہ تجارت دین کی ہے، جو دردناک عذاب سے نجات دیتی ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 141)

☆............☆............☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب

رفقاء حضرت مسیح موعود خوشاب (ضلع شاہپور)

(قسط دوم آخر)

1895ء میں حنفی فرقہ کے لوگوں نے مولوی غلام حیدر صاحب کو اس امر پر مجبور کیا کہ اہل حدیث لوگ خصوصاً آپ رسول کریم ﷺ کے جسمانی معراج کے منکر ہیں۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کا معراج جسمانی تھا روحانی نہ تھا اس واسطے ہم ایک مولوی منگواتے ہیں جو آپ سے اس بات پر مناظرہ کرے گا چنانچہ انہوں نے لاہور سے ایک بہت بڑا عالم حنفی العقیدہ جو معراج جسمانی کا قائل تھا منگوایا۔

اس مناظرہ میں معراج روحانی کے قائل مولوی غلام حیدر صاحب آف مجوکہ تھے اور دوسرا فریق جن کا دعوی تھا کہ معراج جسمانی ہوا تھا اس فریق کا سردار ملک لعل نمبردار مجوکہ تھا جو مولوی صاحب کو لاہور سے لایا تھا۔

اس مناظرہ کے لئے انہوں نے ایک ثالث تجویز کیا جس کا نام رائے سجاول بھٹی تھا جو گاؤں سدھرانہ تحصیل شاہ پور کوٹ جملہ کے علاقہ کا سردار اور رئیس تھا وہ بالکل ان پڑھ تھا مگر نہایت عقل مند اور دانش مند تھا۔

مناظرہ شروع ہوا تو مولوی غلام حیدر صاحب نے روحانی معراج کے سلسلہ میں قرآنی دلائل اور احادیث نبویہ کے حوالوں سے ثابت کیا کہ معراج جسمانی نہ تھا بلکہ روحانی تھا۔ فریق ثانی کے مولوی صاحب نے قرآن کریم سے اور احادیث نبویہ سے کوئی حوالہ پیش نہ کیا بلکہ علماء کے حوالے پیش کیے کہ فلاں مولوی صاحب، فلاں بزرگ صاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ معراج جسمانی تھا بحث کے خاتمہ پر ثالث سے فیصلہ کیا گیا۔ ثالث رائے سجاول بھٹی نے فیصلہ دیا کہ چونکہ مولوی غلام حیدر صاحب نے قرآن اور حدیث نبویہ کے دلائل سے واضح کر دیا تھا کہ معراج روحانی تھا اور دوسرے مولوی صاحب نے قرآن مجید اور احادیث سے کوئی حوالہ پیش نہیں کیا لہٰذا میں فیصلہ دیتا ہوں کہ مولوی غلام حیدر صاحب حق بجانب ہیں اور سچے ہیں اور کامیاب ہیں۔

جس طرح مولوی محمد حسین صاحب تحریر میں مشہور تھے اسی طرح مولوی غلام حیدر صاحب تقریر میں مشہور تھے اس کی شہرت پنجاب میں تھے تو آپ کی شہرت بہاولپور، دہلی، یوپی اور بمبئی کے علاقوں میں تھی۔ علاوہ اس کے مغربی بنگال کلکتہ اور ڈھاکہ تک بھی پہنچے حالانکہ وہ زمانہ آمدورفت کے لئے بہت تکلیف دہ تھا۔ وہاں بھی آپ کی شہرت تھی جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ آپ کی وفات 1906ء میں ہوگئی تھی اور 1913ء کی لام بندی کے موقع پر کانگرس کی سول نافرمانی اور عدم تعاون کی تحریک ہوئی کہ انگریزوں کی فوج میں کوئی بھرتی نہ ہو اور مسلمانوں کے علماء طبقہ نے عدم تعاون پر تقاریر شروع کر دیں تو ان کے متعلق بمبئی کے گورنر نے پنجاب کے گورنر کو نوٹس کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ ایک مولوی غلام حیدر ضلع شاہ پور پنجاب کے رہنے والے فصیح و بلیغ اور مؤثر خطیب ہیں ان کی تقاریر پر پابندی لگائی جائے۔ چنانچہ گورنر پنجاب نے بذریعہ پولیس اس نوٹس پر عمل درآمد کے لئے دو تھانیدار اور دو تین حوالدار اور سپاہیوں کا دستہ وہاں بھجوایا کہ مولوی غلام حیدر صاحب کی گورنمنٹ کے خلاف وعظ و تقریر پر پابندی لگائی جائے۔ ملک فضل الٰہی صاحب رئیس مجوکہ جو نمبردار علاقہ تھے ان کی یقین دہانی کے باوجود کہ مولوی صاحب وفات پا گئے ہیں پولیس یقین نہ کرتی تھی آخر پولیس والے ان کی قبر اور سارے قبرستان کا نقشہ پٹواری کی معرفت گواہوں کی شہادتوں کے ساتھ لے گئے کہ ان کی قبر یہاں موجود ہے۔

آپ کی شادی مجوکہ سے دریا پار جہانیاں شاہ میں اپنے جدی رشتہ داروں کے گھر میں ہوئی تھی آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام عائشہ بی بی تھا۔

آپ کی اولاد کے اسماء یہ ہیں۔

1۔ مولوی غلام رسول صاحب
2۔ محمد اسحاق صاحب
3۔ محمد رفیق صاحب
4۔ بخت بھری صاحبہ
5۔ فاطمہ صاحبہ
6۔ زینت صاحبہ

آپ کی شادی چونکہ جہانیاں شاہ میں ہوئی تھی اس وجہ سے سید نوبہار شاہ رئیس جہانیاں سے آپ کا گہرا تعلق تھا۔ ان کی صحبت کی وجہ سے ان کا عقیدہ اہل تشیع کی نسبت اہل حدیث کی طرف مائل تھا اس لئے وہ اہل سنت میں سے اہل حدیث علماء کی خاص عزت کرتے تھے۔

رؤسا علاقہ کے بچوں کو تعلیم دینے کے بعد حضرت مولوی صاحب کی زندگی کا اکثر زمانہ دعوت الی اللہ و ہدایت میں گذرا۔

آپ کے ہم وطن لوگوں کا حلقہ احباب ملک فتح محمد رئیس مجوکہ اور ان کے بھائی ملک علی محمد صاحب رئیس اور پیر گل حسین شاہ طبیب مجوکہ پر مشتمل تھا۔ عوام میں آپ کا طرز زندگی نمایاں تھا۔ اس زمانہ میں ولایتی قسم کے نفیس کپڑے استعمال کرتے جو ملک فتح محمد یار ملک علی محمد صاحب استعمال کرتے تھے۔

مولوی غلام حیدر صاحب نواب صاحب ریاست بہاولپور محمد صادق جنہیں نواب صبح صادق بھی کہا کرتے تھے کے دربار میں توحید کا وعظ کرتے تھے۔ آپ مستقل وہاں نہیں رہتے تھے کبھی کبھی دورے پر بھی جایا کرتے تھے چونکہ آپ کی حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف والے سے قلبی محبت اور خلوص تھا مولوی صاحب جب وہاں سے آتے تو پیر صاحب آپ کو سٹیشن پر پہنچانے کے لئے بھی ساتھ ہوتے اور جب مولوی صاحب وہاں تشریف لے جاتے تو ان کی پیشوائی کے لئے بھی جاتے۔

چنانچہ مولوی غلام حیدر صاحب 1897ء میں حسب دستور بہاولپور تشریف لے گئے اور پیر چاچڑاں والے کے پاس حضرت مسیح موعود کی کتاب سراج منیر (سراج منیر 1897ء کی تالیف ہے جس میں حضرت پیر صاحب موصوف کے تین مکتوبات بھی درج ہیں) پڑھنے کا اتفاق ہوا جو حضرت اقدس نے جلسہ مذاہب عالم لاہور کے بعد 1897ء میں حضرت پیر صاحب کو بھجوائی تھی۔ اس کتاب میں وفات مسیح کا وضاحت سے ذکر تھا تو فی الفور ذہن میں یہ بات داخل ہوگئی کہ ہمارے مولوی صاحبان غلط عقیدے رکھتے ہیں یہ بات سچی ہے۔ پیر غلام فرید صاحب سے جب حضرت اقدس کے دعوی کا علم ہوا تو چند دن بہاولپور قیام کے بعد پیر غلام فرید صاحب کے سامنے یہ تسلیم کر کے کہ مسیح موعود حق پر ہیں اور سچے ہیں وہاں سے رخصت ہوکر براستہ منٹگمری لاہور آئے اور پھر لاہور سے قادیان آئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے آپ کی روشناسی حضرت مسیح موعود سے کروائی اور مولوی غلام حیدر صاحب نے ہاتھ بڑھایا کہ میری بیعت قبول فرمائی جائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ آپ تین دن یہاں رہیں۔ ہمارے اختلافی مسائل حیات و وفات مسیح اور میری کتب میں غور کر کے پھر بیعت کے لئے آپ ہاتھ بڑھائیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر کے آپ سیدھے گھر آئے اور جس قدر جماعت موحد یا اہل حدیث یا وہابی آپ کے ساتھ تھے آپ کی بیعت کرنے کی وجہ سے سب نے بیعت کر لی اور یہ سب لوگوں کی تحریری بیعت تھی ماسوا ملک زیاد ولد کمال مجوکہ کے جو 1901ء میں لاہور گئے اور حضور کے دست مبارک پر بیعت کی۔

مولوی صاحب بیان کرتے تھے کہ میں جتنے دن قادیان میں رہا حضرت مولوی (نورالدین صاحب) نے مجھے اپنا مہمان بنائے رکھا اور صبح شام اپنے گھر سے کھانا بھجواتے تھے۔

ایک دن دوپہر کے کھانے میں گوشت آیا ابھی کھانا کھا رہا تھا کہ بیت مبارک سے نداء کی آواز آئی جب مولوی نورالدین صاحب کے دروازہ سے باہر نکلا تو چھپری سے ایک تنکا توڑا تا کہ دانتوں سے گوشت کے فاضل ٹکڑے نکالوں۔ اسی اثنا میں حضرت مولوی صاحب تشریف لے آئے آپ نے فرمایا کہ یہ تنکا اسی چھپری میں ڈال دیں۔ یہ بھی جرم اور چوری ہے اور تقویٰ کی باریک راہوں کے خلاف ہے۔ آپ ٹھہریں میں گھر سے ایک لوہے کی بنی ہوئی اندیلی لاتا ہوں جس سے آپ دانت صاف کر لیں اور یہ اپنی جیب میں رکھا کریں۔ اس واقعہ کو یاد کر کے حضرت مولوی صاحب رو پڑے تھے اور لوگوں کو بتاتے تھے کہ حضرت اقدس کے بیعت کنندگان کی کیا کیفیت تھی۔

علاقہ کے لوگ مولوی صاحب کی ہیبت اور وقار سے بہت متاثر تھے مشہور ہے کہ جب وہ گلی میں آرہے ہوتے تو عام لوگ گلی میں ایک طرف ہٹ جاتے تھے اور مولوی صاحب کی روحانی عظمت سے مرعوب رہتے تھے۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب

رفقاء احمد میں لکھا ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب کی عمر حضرت مسیح موعود کی وفات کے وقت تیس برس کے قریب تھی۔ اس طرح آپ کی پیدائش 1878ء بنتی ہے۔

آپ کے والد صاحب کا نام مولوی غلام حیدر صاحب جو حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے اور آپ کی والدہ کا نام عائشہ بی بی تھا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم یعنی قرآن کریم اور پرائمری کی تعلیم کھائی خورد میں حاصل کی۔ بعد ازاں ایک فارسی کے ماہر استاد مولوی جان محمد صاحب قوم برہان سکنہ برہان سے کریما، گلستان، بوستان، نامہ حق، شیخ عطار، سکندر نامہ، تحفہ بغداد، حاجی نامہ وغیرہ کتب پڑھیں۔ اس کے بعد عربی زبان کے ایک معروف عالم جو چھتہ نخشہ ضلع جھنگ میں ابتدائی کتب عربی اور صرف و نحو اور منطق، فقہ پڑھایا کرتے تھے ان سے علم حاصل کیا۔ اور کچھ عرصہ حویلی نتھوکہ میں مولوی فضل دین صاحب سے علم حدیث کی چند کتب پڑھیں۔ بعد میں لاہور تشریف لے گئے۔ پھر نیلا گنبد میں حافظ عبدالمنان وزیر آبادی سے حدیث پڑھنی شروع کی علم حدیث میں ترمذی اور مسلم پڑھیں۔

اس وقت حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی بڑی شہرت تھی چنانچہ مولوی صاحب کہا کرتے تھے کہ اگر مرزا صاحب واقعی امام مہدی ہیں تو ان کے لئے یہ آسمانی نشان

تیرہویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضان لکھیا اک روایت والے

کیوں پورا نہیں ہوتا اگر یہ نشان پورا نہیں ہوتا تو سچائی کا کوئی ثبوت نہیں۔ یہ اعتراض علماء بڑے شور سے بیان کیا کرتے تھے۔

مولوی غلام رسول صاحب فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی شان کہ میں ابھی حافظ عبدالمنان وزیر آبادی کے پاس ہی تھا کہ 1894ء میں سورج چاند گرہن والا نشان پورا ہوگیا۔

اب علماء نے اس خوف سے کہ عوام نشان کو دیکھ کر مرزا صاحب کو مان لیں گے بڑی شرارتیں کیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے صحیح نہیں ہے۔ حالانکہ انہی ایام میں حافظ محمد صاحب آف لکھو جنہوں نے پنجابی میں تفسیر محمدی لکھی اور اس حدیث کا ترجمہ اپنی کتاب احوال الاخرۃ میں درج کیا تھا۔

مذکورہ مولوی صاحب (حافظ محمد صاحب) لاہور میو ہسپتال میں مثانہ میں پتھری ہوجانے کی وجہ سے علاج کی خاطر داخل ہوئے۔ سینکڑوں لوگوں نے مولوی صاحب کو اس کا جواب دینے کو کہا کہ تم نے ہی یہ نشان لکھا ہے اب تم ہی اس کا فیصلہ کرو ہم کیا کریں؟ نشان تو پورا ہوگیا ہے۔

مولوی غلام رسول صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں ملاقاتیوں میں شامل تھا ان کا قد درمیانے سے قدرے بلند تھا رنگ سرخ اور بڑھاپا انتہا پر تھا۔ چنانچہ اس نے کہا کہ میں اس وقت تکلیف میں ہوں صحت ہوجانے کے بعد بتاؤں گا دعا کریں کہ میں جلد ٹھیک ہوجاؤں پھر کوئی حتمی فیصلہ کرسکوں گا البتہ میں نے اپنے لڑکے عبدالرحمان محی الدین صاحب کو بار بار نصیحت کی ہے کہ وہ مرزا صاحب کی مخالفت ترک کردے باوجود میرے روکنے اور منع کرنے کے وہ حد سے بڑھ گیا ہے میں نے اس سے کہا ہے کہ خدا کے بھید نرالے ہوتے ہیں کیا عجب کہ یمن سے ہندوستان ہی مراد ہو کیونکہ بعض دفعہ دایاں ہاتھ دکھاتا ہے اور بایاں مار دیتا ہے۔ پیشگوئیوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے انکار میں جلد بازی کرنا تقویٰ کے خلاف ہے۔ پھر مولوی صاحب آپریشن کے معاً بعد وفات پاگئے اس وقت مولویوں کی شرارتوں، طفل تسلیوں اور حدیث کی غلط تائیدات کا میرے دل پر برا اثر ہوا کہ یہ لوگ سراسر دروغ بے فروغ پر قائم ہیں۔

حافظ صاحب سے مسلم پڑھ لینے کے بعد مولوی صاحب 1896ء میں مولوی عبدالجبار غزنوی کے پاس بخاری پڑھنے امرتسر تشریف لے گئے فرماتے تھے کہ جب وہاں تھا تو میری عمر (ذاتی اندازہ کے مطابق) بائیس، تئیس برس ہوگی۔ اور مولوی ثناء اللہ کی عمر کوئی سولہ برس کی ہوگی۔ ابھی وہ زیر تعلیم تھے کہ میں وہاں سے چلا آیا بعد میں انہوں نے مولوی فاضل کیا۔ اور اسی دوران 1898ء میں ایام گرم میں میرے ساتھ ہندوستان کا ایک طالب علم بھی تھا ہم فارغ التحصیل ہوکر قادیان گئے۔ کچھ دن قیام کے بعد میں نے بیعت کرلی اور اس ہندوستانی طالب علم نے بھی بیعت کرلی۔

مولوی غلام رسول صاحب فرماتے تھے کہ قادیان میں حضرت مسیح موعود کے منہ سے یہ الفاظ سنے۔

’’خدا تعالیٰ محمد اسماعیل بخاری پر ہزاروں رحمتیں بھیجے کہ جس نے بخاری کی کتاب میں میرا حلیہ یعنی آنے والے مسیح موعود کا حلیہ اور عیسیٰ بن مریم کا حلیہ جدا جدا بیان فرمایا۔ اگر وہ یہ دونوں حلیے الگ الگ بیان نہ کرتے تو محدثین مجھے کب مانتے۔‘‘

مولوی غلام رسول صاحب فرماتے تھے کہ میں چند دن وہیں قادیان رہا اور حضرت صاحب کے دست مبارک پر بیعت کی اور ابھی ہم وہاں تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے ہم نے خواہش کی کہ آپ ہمیں علم طب پڑھائیں آپ نے فرمایا یہ زمانہ جہاد فی سبیل اللہ کا زمانہ ہے اپنے گاؤں جاکر احمدیت کی دعوت الی اللہ کریں آپ کافی پڑھ چکے ہیں اور فرمایا کہ قرآن کریم کا ترجمہ دین کے لئے اور بعض کتب طب بیان کیں یہ کافی ہیں اور لوگوں کو دعوت الی اللہ کریں۔ قرآن کریم سب سے مقدم ہے علوم شرعیہ کے لئے بخاری کافی ہے جب آپ کے پاس یہ چیزیں موجود ہیں تو کسی سے پڑھنے کی کیا ضرورت؟ آپ وہاں جاکر طب بھی کریں اور دعوت الی اللہ بھی کریں۔

گھر واپسی کے بعد آپ کو علم ہوا کہ مجھ سے ایک سال قبل محترم والد صاحب بیعت کر چکے ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب جماعت کی تربیت کے کام میں مصروف ہوگئے۔ یہ 1898ء کا زمانہ تھا آپ کی اور جماعت کی شہرت احمدیت کے نام پر پھیل گئی اس وجہ سے نہ یہ لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے تھے نہ غیر احمدی ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے تھے بلکہ غیر احمدی مخالفت کرتے تھے۔

آپ کی شادی 1900ء آپ کے چچا کے گھر محترمہ سردار بی بی صاحبہ سے ہوئی۔ آپ کی وجہ سے یہ سارا کنبہ بھی احمدی ہوگیا۔

آپ کی اولاد کے نام یہ ہیں۔

1۔ مولوی عبدالرحمان صاحب مولوی فاضل

2۔ عبدالمنان صاحب والد حافظ مظفر احمد صاحب (ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

3۔ عائشہ بی بی صاحبہ

4۔ فاطمہ بی بی صاحبہ

1903ء میں مولوی غلام رسول صاحب کو کری والا کے سادات خاندان نے اپنے بچوں کے لئے اتالیق مقرر کرلیا۔

مولوی غلام حیدر صاحب 1904ء میں واپس وطن آگئے مگر ان کی حالت بیماری کی تھی۔ آخر 1906ء میں آپ اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے۔ والد صاحب کی وفات پر مولوی غلام رسول صاحب نے سادات کی ملازمت چھوڑ دی اور جماعت کی تنظیم میں مصروف ہوگئے آپ مدتوں تک جماعت کے سیکرٹری مال، امام الصلوٰۃ خطیب اور مربی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ کا گزارہ طب کی آمد پر تھا جماعت کے بعض احباب کبھی کبھی آپ کی دینی خدمات ومصروفیات کے پیش نظر آپ کی مالی خدمت کردیا کرتے تھے آپ اس خدمت پر مطمئن نہ تھے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بیان کیا کہ جماعت کے بڑے زمیندار اور مخیّر احباب میری مالی خدمت کرتے ہیں مگر میں مطمئن نہیں حضور کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ حضور نے فرمایا کیا آپ نے دینی خدمات کے عوض ان کے ساتھ معاوضہ مقرر کیا ہوا ہے؟ آپ نے عرض کی ہرگز نہیں اور نہ ہی میں کبھی مطالبہ کیا از خود وہ میری خدمت کردیتے ہیں۔ جس پر حضور نے فرمایا آپ اطمینان کریں یہ مال خدا بھجواتا ہے اور آپ کے لئے تحفہ ہے جسے رسول کریم ﷺ بھی قبول فرمایا کرتے تھے اور یقیناً قطعی حلال مال ہے آپ شرح صدر سے لے لیا کریں۔

آپ کی جماعت کے علاوہ علوم مروجہ فارسی، عربی، ترجمہ القرآن، علوم صرف نحو، علوم حدیث وتفسیر کے بھی استاد تھے بلاتمیز فرقہ ومذہب ہر کس وناکس کے لئے آپ کے دروازے کھلے تھے۔ آپ کے پاس قرب وجوار کے تمام علماء علوم طب پڑھنے والوں کا ایک جم غفیر لگا رہتا تھا۔ دور دراز سے لوگ سفر کرکے آپ کے درس کی شہرت پر آتے۔ آزاد کشمیر، ضلع کیمبل پور، میانوالی، ضلع شاہ پور سے اکثر غیر احمدی لوگ آکر پڑھا کرتے۔ ان کے طعام و رہائش کا انتظام بیت میں ہوتا جو اہل دیہہ کی طرف سے بلالحاظ فرقہ ومذہب ہوتا تھا۔ اہل دیہہ ان کو پکا ہوا کھانا، صبح وشام دیا کرتے اور ضرورت کا لباس بھی مہیا کرتے بلکہ اس زمانے میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو بھی اس چیز کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے۔

جماعت کے بیسیوں لڑکے لڑکیوں نے آپ سے تعلیم حاصل کی اس کے علاوہ غیر از جماعت افراد بھی آپ سے تعلیم حاصل کرتے تھے آپ نے اپنی جماعت کے بہت سے لوگوں کو قرآن کریم باترجمہ (پنجابی) اور کتب حضرت مسیح موعود پڑھائیں بچوں کو تعلیم دیتے وقت محنت کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

اکثر غیر احمدی اور ہندو عورتیں آپ کے گھر سونے کے زیورات بطور امانت رکھتی تھیں۔ نواحی دیہاتوں کے غیر احمدی آپ پر اعتماد کرتے اور اکثر معاملات میں آپ کے فتوے پر عمل کرتے۔ اکثر غیر احمدی یا احمدی احباب جو آپس میں ناراض ہوتے یا خطرناک فساد کا منصوبہ بناتے آپ کی مداخلت سے کالعدم کردیتے اور والصلح خیر پر عمل پیرا ہوئے۔

چہرے پر خندہ پیشانی اور شگفتگی کے آثار ہمیشہ رہتے تھے۔ سر کے بال نرم اور باریک تھے۔

ہمیشہ شاہ پوری لباس میں ملبوس رہتے، چادر کرتہ، پگڑی ہر سہ کپڑے ہمیشہ ہی سفید ہوتے کبھی رنگدار نہ پہنتے تھے اور نہ پسند کرتے تھے۔ بڑھاپے کی عمر میں سر اور ریش مبارک پر مہندی لگوایا کرتے جو آخری سالوں میں ترک کردی تھی۔

آپ کم گو، باحیا اور متوکل علی اللہ تھے صدق وقال آپ کا شعار تھا۔ امانت دار اور دیانت دار تھے۔ اکثر غیر احمدی اور ہندو عورتیں آپ کے گھر سونے کے زیورات بطور امانت رکھتی تھیں اور کسی کو بھی شکایت کا موقع نہ تھا۔

شریعت حقہ اور دین کے لئے شمشیر برہنہ تھے۔ حق گو وبے باکی آپ کا خاص وصف تھا جس میں کسی چھوٹے بڑے کا امتیاز نہ تھا۔ باوجود دوریشی ہونے کے یتامیٰ، مساکین، غرباء کا خاص خیال رکھتے۔ جہاں تک آپ سے بن پڑتا خود امداد فرماتے اور طاقت سے بعید ہوتا ذی ثروت اور مخیّر احباب کو تلقین فرماتے اور بغیر کسی پردہ دری کے رازداری سے محتاجوں کی حاجت روائی کرتے۔

حتی الامکان کسی مخیّر دوست کے سامنے بھی ان کے حالات کو برہنہ نہ کرتے کئی زمیندار اصحاب جن کی حالت نیرنگی تقدیر سے دگرگوں ہوتی ان کے معالجات اور ضروریات کے لئے مدد کرتے یا کرواتے اور کان وکان کسی کو خبر نہ ہوتی تھی۔

سارے گاؤں کا مفت علاج کیا کرتے تھے محض فی سبیل للہ خدمت کرتے اور اس للّٰہی خدمت خلق میں بڑے چھوٹے کی تمیز نہ تھی جبکہ غرباء کا خاص خیال رکھتے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی سخت اور پیچیدہ امراض میں خدا تعالیٰ نے آپ کو راہنمائی کی اور ہمیشہ کامیاب رہے۔

آپ کی پرہیزگاری کا اتنا اثر تھا کہ ایک روز بابا نانک کی اولاد سے سکھوں کے ایک پیر ہمارے گاؤں آئے۔ سردی کا موسم تھا بیت کے باہر دیوار کے ساتھ حضرت مولوی صاحب ٹیک لگائے بیٹھے دھوپ سینک رہے تھے اور منہ پر چادر ڈالی ہوئی تھی کیا دیکھتے ہیں کہ سینکڑوں آدمیوں کے مجمع میں سکھوں کے پیر صاحب آرہے ہیں اور وہ مولوی صاحب کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر سلام کرتے ہیں اور ان کے مرید اس پر حیران وششدر ہوئے جب مولوی صاحب اخلاقاً کھڑا ہونے لگے تو اس نوجوان پیر صاحب نے زور سے بیٹھا دیا اور کہا کہ آپ کا اٹھنا ہمارے لئے ایک شرمندگی کا موجب ہے چنانچہ سلام کرنے کے بعد وہ سب چلے گئے۔

آپ جب کری والے میں ملازمت کیا کرتے

تھے اسے محض اس لئے ترک کر دیا کہ والد صاحب کی وفات کے بعد جماعت کی تعلیم وتربیت صحیح نہیں ہوسکتی تھی۔ حالانکہ شاہ صاحب رئیس آف کری والے نے اصرار سے اپنے بڑے لڑکے کی تعلیم کے لئے ٹھہرانا چاہا بلکہ اس کے لئے آپ کا سامان بھی روک لیا لیکن آپ باصرار واپس تشریف لائے تاکہ جماعت کی خدمت کرسکیں۔

ریاست جموں میں وہاں کے کالج کے پروفیسر مولوی محمد ابراہیم صاحب ایم اے مولوی فاضل (آف چک نمبر 153 شمالی) جو آپ کے پھوپھی زاد بھائی اور غیر احمدی تھے (جو بعد میں پرنسپل اور پھر دونوں کے ڈائریکٹر تعلیم رہ کر پنشن حاصل کر گئے) نے پیشکش کی کہ ہمارے ہاں عربی ٹیچروں کی کمی ہے معقول تنخواہ کے علاوہ فاضل عربی کی ڈگری بھی آپ یہاں حاصل کرسکیں گے۔ بیس پچیس سال ملازمت بھی رہے گی آپ گاؤں چھوڑ کر میرے پاس آجائیں۔ آپ نے اس وجہ سے اس پیشکش کو قبول نہ کیا کہ جماعت مجوکہ مرکز سے دور افتادہ ہونے کے باعث تربیت وتعلیم کی محتاج ہے جس کا کوئی اور خاطر خواہ انتظام نہیں لہٰذا میں نہیں آسکتا۔

مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل کو مولوی فاضل اس لئے کرایا تھا کہ ہمارے گھرانہ میں ہمیشہ علمائے دین چلے آتے ہیں تا یہ روحانی ورثہ جاری رہے اور دوسرے اس لئے کہ خدمت دین کر کے مقامی جماعت میں آپ کی نمائندگی اور نیابت بھی کرسکیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے کئی بار گورنمنٹ ملازمت یا مرکز سلسلہ میں ملازمت کی کوشش کی تو ارشاد فرمایا جب کہ ہماری جماعت کے لوگ بے بہرہ اور لاعلمی میں جماعت سے بھی الگ ہوگئے تو کیا فائدہ اس لئے تم یہاں رہ کر دین کی خدمت کرو۔

ملک فضل الٰہی صاحب نے بھی ایک دفعہ سفارش کی کہ آپ خدا کے فضل سے خود سلسلہ کی خدمت کررہے ہیں ان کو اجازت دیں کہ ملازمت کرلیں فرمایا عمر کا اعتبار نہیں ہمارے خاندان کی عمریں 60 سال اوسطاً ہوا کرتی ہیں اور اب میں ستر سال کا ہوا چاہتا ہوں اس لئے ان کو نہیں بھیج سکتا۔

ایک دفعہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب محمد یار پرنا کی خواہش پر اس کے گھر تشریف لے گئے محمد یار پرنا اور اس کی بیوی دونوں نے کہا کہ ہماری عمر تو اب اولاد سے قریباً تجاوز کرنے والی ہے آپ کی معرفت ہمیں یہ علم ہوا تھا کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہر حاجت اور مشکل اور ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ سے ہی دعا کرنی چاہئے۔ پیروں فقیروں اور قبروں سے امداد طلب کرنا اور ان پر بھروسہ کرنا شرک ہے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک صالح لمبی عمر والا فرزند عطا فرمائے تاکہ ہماری دنیا وعاقبت بخیر ہو۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے اسی وقت ان کے سامنے ہاتھ اٹھا کر توجہ الی اللہ فرمائی اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ برکت توحید اور اجتناب شرک سے اللہ تعالیٰ ایک سال تک فرزند عطا کرے گا دعا کرنے کے بعد آپ واپس تشریف لے آئے ایک سال بعد اس شخص کو لڑکا ہوا تو اس نے دوبارہ لکھا کہ آپ سے ہم نے دعا کی تحریک کی تھی اللہ نے آپ کی دعا سن لی ہے اب ہمیں خدا نے لڑکے سے نوازا ہے۔ آپ ایک دفعہ ضرور تشریف لے آئیں آپ کا آنا ہمارے لئے باعث مسرت ہوگا۔ آپ 1937ء کے جلسہ سالانہ سے واپسی پر وہاں تشریف لے گئے چند دن ان کے پاس قیام کیا واپسی پر انہوں نے ایک بھینس (شیر دار) بطور نذرانہ ہمراہ کردی جو بطور اظہار شکریہ کے تھی۔

☆............☆............☆

میرے خاوند محترم احمد سعید اختر صاحب

ر۔انور

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شہر بھیرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق ایک مخلص فیملی سے ہے۔ آپ کے والد محترم ماسٹر فضل الرحمٰن بسمل صاحب سابق امیر جماعت بھیرہ تھے۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ صابر شاکر اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین رکھتے تھے۔ اپنی ذات میں اتنے قناعت پسند تھے کہ اپنے بچوں کو ذاتی موٹر استعمال کے لئے دے دیتے خود سائیکل یا پبلک ٹرانسپورٹ استعمال کرتے۔ اپنی ضرورتوں کو پس پشت رکھ کر اپنے بہن بھائیوں اور والدین کی خدمت کو ترجیح دیتے۔ عید اور دوسرے تہواروں پر دفتر اور گھر کے ملازم کو بڑے اہتمام سے عیدی دیتے حتیٰ کہ اخبار والے کا صبح سے انتظار کرتے۔ جوں ہی وہ آتا اس سے عید مل کر عیدی دیتے۔ آپ واپڈا اور اریگیشن کے شعبے میں ملازمت کرتے رہے۔ اندرون پاکستان جہاں آپ کی ٹرانسفر ہوتی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو جماعت احمدیہ کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ سب سے پہلے نماز سینٹر کا پتہ کر کے بڑی باقاعدگی سے نماز پڑھنے جاتے۔

لاہور ٹرانسفر کے بعد مدت ملازمت پوری ہونے کے بعد واپڈا ٹاؤن لاہور شفٹ ہو گئے۔ وہاں پر بھی آپ کو جماعت کی خدمت کے مواقع ملتے رہے۔ واپڈا ٹاؤن میں نماز سینٹر کے قائم کرنے میں خدمت انجام دی۔ وہاں پر کافی عرصہ امام الصلوٰۃ رہے۔ بچوں کی تربیت کا بھی خاص خیال رکھتے تھے۔ اپنے دونوں نواسوں کو جن کی عمر اس وقت 11 سال اور 6 سال کے قریب تھی اپنے ساتھ نماز سینٹر لے کر جاتے۔ راستے میں انہیں نماز اور قرآنی آیات یاد کرواتے۔ بیماری کے دوران بھی اپنے دونوں پوتوں کو نماز باجماعت پڑھاتے۔

آپ نے لمبا عرصہ سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے پوری جماعت کو نظام وصیت میں شمولیت کی تاکید کی جس کی وجہ سے آپ میں اپنے پورے حلقہ کو موصی کرنے کی بہت بے چینی تھی۔ اسی وجہ سے حلقہ کے زیادہ تر احمدی مرد وخواتین موصی ہو چکے ہیں۔ احمدی خواتین کو میرے ذریعے وصیت فارم دیتے اور وصیت کرنے کے متعلق تاکید کروایا کرتے تھے۔ 28 مئی 2010ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن کے سانحہ کے وقت بیت النور میں موجود تھے۔ اس واقعہ کا آپ کی طبیعت پر گہرا اثر تھا۔ بیت سے واپسی پر گھر آ کر بار بار کہتے رہے کہ شہادت اللہ کا بہت بڑا انعام ہے لیکن میری ایسی قسمت کہاں۔ اپنے حلقے کے شہدا کے اہل وعیال کا بہت خیال رکھتے۔ MTA پر جب شہداء کی یاد کا پروگرام آتا بڑی دلجمعی سے دیکھتے اور ان کے اہل وعیال کے لئے بہت دعائیں کرتے۔ آپ بہت دعا گو انسان تھے۔ اپنے رشتہ داروں اور غیروں کے بچوں کو بہت دعائیں دیتے اور سب کا نام لے لے کر ان کا احوال پوچھتے۔ یہ ان میں خاص صفت تھی جو ان کی وفات کے بعد تمام احباب اس کا ذکر کر کے ان کو یاد کرتے ہیں۔ آپ اپنے رشتہ داروں اور غیر از جماعت میں بھی بڑی اچھی شہرت کے مالک تھے۔

چندوں کی باقاعدگی اوائل جوانی ہی سے برقرار رکھی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے ایک عزیز دوست راجہ عبدالوہاب صاحب ربوہ سے تعزیت کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ چندوں کی باقاعدگی کی تاکید مجھے سعید صاحب نے کی جس کی وجہ سے میں نے باقاعدہ چندہ دینا شروع کیا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بڑے فضل نازل ہوئے اور آج تک ہو رہے ہیں۔ ہر کام کو لکھ کر کرنے کی عادت تھی۔ پہلے باقاعدہ نوٹس بنا کر اس کام کی منصوبہ بندی کرتے پھر اس پر عمل کرتے۔ اسی وجہ سے ان کے سب کام مکمل کامیابی اور مطلوبہ نتائج سے ہمکنار ہوتے جس کی میں سب سے بڑی شاہد ہوں۔ وقت کا بھرپور مصرف کرتے تھے۔ صبح دفتر جانے کے لئے تیار ہوتے وقت ہمیشہ خلیفہ وقت کے آڈیو سنتے تھے۔

سب بچوں کو بہترین دینی اور دنیاوی تعلیم دلوائی اور خود بھی اپنے علم میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ اپنے آخری دنوں میں بڑے بیٹے میجر احمد نعیم اختر کے گھریلو ملازم کو تلقین کرتے کہ ساتھ ساتھ پڑھائی بھی کرو۔ علم انسان کو دین ودنیا میں اچھا مقام دیتا ہے۔

خلافت احمدیہ سے محبت اور اعتماد کا بہت مضبوط تعلق تھا۔ اعتماد کا یہ حال تھا کہ جب کوئی پریشانی ہوتی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا کے لئے خط لکھ کر اس پریشانی کو بھول جاتے اور اپنے معمول کے کام میں لگ جاتے۔ جن دنوں آپ کی پوسٹنگ تربیلا ڈیم پر تھی۔ وہاں چوبیس گھنٹے کام ہوتا تھا۔ 1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تربیلا ڈیم تشریف لائے تو آپ ساری رات ڈیوٹی دینے کے باوجود صبح گھر آ کر تیار ہوئے۔ اچھے سے کپڑے پہنے خوشبو لگائی اور کہنے لگے میں نے حضور سے مصافحہ کرنا ہے تو میں اچھی حالت میں حضور سے ملوں۔ اس مبارک موقعہ پر تصویر بھی بنوائی اور اپنی اس خوش نصیبی کا بار بار ذکر کر کے ساری زندگی خوش ہوتے رہے۔

حضرت مسیح موعود، خلفائے سلسلہ اور بزرگان دین کی کتب سے مختلف با اثر الفاظ استعمال کر کے اپنی باتوں کو توجہ طلب بناتے۔ اسی طرح بہت سے الفاظ اپنی دعاؤں میں بھی استعمال کرتے کہ دعائیں پُرسوز اور جلد قبول ہوں۔ حضرت مسیح موعود کی یہ دعائیہ نظم ع

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو خدا کے سامنے

ساری زندگی خود بھی پڑھی اور اپنے بچوں کے بچوں کو بھی یاد کروائی۔

آخر میں خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ہمیشہ آپ سے شفقت کا سلوک فرمائے۔ آمین

چینی کا زائد استعمال کئی امراض کا سبب

ذائقہ دار مٹھائیاں اور سویٹ ڈشز کسے پسند نہیں ہوتیں۔ لیکن انہیں کھاتے ہوئے بھی صحت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ جدید تحقیق کے مطابق چینی کا حد سے زیادہ استعمال نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ امریکہ کی یونیورسٹی آف کولوراڈو کی جدید تحقیق کے مطابق چینی کا مٹھاس سے بھرپور غذاؤں کا حد سے زیادہ استعمال جسم کو کئی بیماریوں کا گڑھ بنا سکتا ہے۔ اس سے نہ صرف شوگر ہوسکتی ہے بلکہ بہت زیادہ مٹھاس، ہائی بلڈ پریشر، دل کے امراض اور مٹاپے کو بھی دعوت دیتی ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق چینی سے بھرپور غذائیں کھانے میں توازن رکھنا ضروری ہے ورنہ گردوں پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

Hm
4484

مخلوق کے حقوق کو بھی کماحقہٗ ادا کرو

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں:۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے اور جیسے زبان سے خداتعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہئے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہئے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ معاملہ تو ابھی دور ہے کہ تم لوگ خداتعالیٰ کے ساتھ ایسے ازخود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ۔ ابھی تو تم لوگ مخلوق کے حقوق کو بھی کماحقہٗ ادا نہیں کرتے۔ بہت سے ایسے ہیں جو آپس میں فساد اور دشمنی رکھتے ہیں اور اپنے سے کمزور اور غریب شخصوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرتے اور اپنے دلوں میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ لیکن خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کرلیا۔ کیونکہ جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا اس وقت تک خداتعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا گو ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خداتعالیٰ کا ہے مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے۔ جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خداتعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص407)

مکرم حمیداللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین گھانا

نیشنل مقابلہ ترتیل وحفظ قرآن اور قرآن کوئز

گھانا میں احمدی شرکاء کی نمایاں کامیابی

مورخہ 7 اور 8 مارچ 2014ء کو گھانا کے دارالحکومت اکرا میں ملکی سطح پر تفسیر، تلاوت، حفظ قرآن اور کوئز کے مقابلہ جات منعقد کئے گئے۔ ان مقابلہ جات کا انعقاد گزشتہ سات سال سے ایران کے سفارتخانہ کے زیر اہتمام کروایا جارہا ہے جبکہ چار سال سے جماعت احمدیہ کو ان مقابلہ جات میں شرکت کی دعوت دی جارہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعۃ المبشرین گھانا اور جامعہ احمدیہ گھانا کے طلباء جماعت احمدیہ گھانا کی نمائندگی میں ان مقابلہ جات میں شمولیت اختیار کرکے نمایاں کامیابی حاصل کرتے چلے آرہے ہیں۔

چودہ طلباء کا وفد مورخہ یکم مارچ 2014ء بروز جمعۃ المبارک کو مکرم حافظ مبشر احمد جاوید صاحب انچارج مدرسۃ الحفظ گھانا کی قیادت میں صبح آٹھ بجے اجتماعی دعا کے ساتھ رخصت کیا گیا۔

خداتعالیٰ کے فضل سے امسال بھی جماعت احمدیہ گھانا کے وفد کی کارکردگی بہت نمایاں رہی۔

مزید برآں اس پروگرام میں دو اجتماعی کوئز مقابلہ جات بھی رکھے گئے تھے۔ پہلا مقابلہ جونیئر سیکنڈری سکولز کے طلباء کے مابین تھا۔ اس مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے مدرسۃ الحفظ گھانا کے دو طلباء پر مشتمل ٹیم نے اول پوزیشن حاصل کی۔ دوسرا کوئز مقابلہ سینئر سیکنڈری سکولز کے طلباء کے مابین تھا۔ اس مقابلہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مدرسۃ الحفظ گھانا کے دو طلباء پر مشتمل ٹیم نے اول پوزیشن حاصل کی۔ مذکورہ بالا دونوں کوئز مقابلہ جات کا نصاب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، توحید، قرآن کریم، وضو، نماز اور روزہ کے بارہ میں پوچھے جانے والے سوالات پر مشتمل تھا۔

اس طرح جماعت احمدیہ گھانا کے وفد نے مجموعی طور پر منعقد ہونے والے 8 مقابلہ جات میں 11 امتیازی انعامات حاصل کیے جن میں 5 انعامات اول، 3 انعامات دوم جبکہ 3 ہی انعامات سوم پوزیشن کے تھے۔

مورخہ 8 مارچ بروز ہفتہ بعد دوپہر ایک بجے اسلامک یونیورسٹی کالج اکرا میں اس پروگرام کی اختتامی تقریب کا انعقاد ہوا جس میں ملک بھر سے غیر احمدی علماء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اختتامی تقریب کی کل حاضری تین سو تھی جس میں 280 غیر احمدی احباب کی تعداد تھی۔ تمام احباب نے جماعتِ احمدیہ گھانا کے وفد کے ان امتیازات کو بہت سراہا۔

طلباء کی اس کاوش کا غیر احمدی طلباء کے علاوہ غیر احمدی شرکاء پر بہت گہرا اثر ہوا اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کا قرآن اور ہے یا احمدی قرآن پڑھنا نہیں جانتے یا یہ کہ ان میں کوئی حافظ قرآن نہیں ہوتا۔ ان کا جھوٹ کھل گیا۔

نیز احمدیت کا پیغام بہت سارے لوگوں تک بہت عمدہ پیرائے میں پہنچا۔

(الفضل انٹرنیشنل 4/اپریل 2014ء)

مرسلہ: مکرم دانش احمد شہزاد صاحب

دلچسپ معلومات

تیز رفتار پرندہ "Swift"

دنیا کا سب سے تیز رفتار پرندہ سوفٹ (Swift) مانا جاتا ہے اس کی جسمانی ساخت تارپیڈو کی طرح ہوتی ہے۔ اس کے پر بہت لمبے اور گھنے ہوتے ہیں۔ امریکی کلاؤڈ سوفٹ جہازوں کے اردگرد گرداب کی شکل میں محوِ پرواز رہتے ہیں۔ جہاں ان کی رفتار 90 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ یہ پرندہ حیرت انگیز طور پر 170 سے 200 میل فی گھنٹے کی رفتار سے اڑ سکتا ہے جبکہ برصغیر کا انڈین سوفٹ اور آسٹریلیا کا پائن سوفٹ 250 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑ سکتے ہیں۔

پہلا عملی ٹیلیویژن سسٹم

پہلا ابتدائی عملی ٹیلیویژن سسٹم 1926ء میں سکاٹ لینڈ کے باشندے Sohn Logie Baird نے ایجاد کیا تھا اس سسٹم میں ٹیلی ویژن کیمرے سے تصویر لے کر اسے ریڈیو سگنل میں تبدیل کرتا تھا پھر ان کو ٹرانسمیٹر کے ذریعے بھیجا جاتا تھا یہ سگنل گھروں میں موجود ٹیلی ویژن سیٹ پر انٹینا اور ایریل کے ذریعے تصویروں میں منتقل ہوجاتے تھے۔

بس سروس

دنیا کی سب سے ابتدائی شہری حدود میں چلائی جانے والی بس سروس کا آغاز 12/اپریل 1903ء میں ہوا تھا۔ یہ بس سروس ایسٹ بورنے ریلوے سٹیشن اور لیڈر برطانیہ کے درمیان چلائی گئی تھی۔

رنگین فوٹوگرافی

10 جون 1907ء کو متحرک فلموں کے موجد فرانسیسی بھائیوں آگسٹس اور لوئی لیویرے نے رنگین فوٹوگرافی کی ایجاد کا اعلان کیا۔ لیویرے برادران کے مطابق وہ اپنے کیمرے کے ذریعے تین بنیادی رنگوں سرخ، زرد اور نیلے رنگ کو فلٹر لگا کر تصویر کھینچتے تھے اور پھر انہیں تین نیگیٹوز کے ذریعے ڈیویلپ کرلیتے تھے۔

قتل عام

1311 ہجری 1340 کے دوران منگول حکمرانوں کے ہاتھوں چینی کسانوں Peasant کا قتل عام جس میں ایک اندازے کے مطابق 3 کروڑ 49 لاکھ 99 ہزار 9 سو اٹھاسی افراد ہلاک ہوئے۔

(عجائبات عالم کا انسائیکلوپیڈیا مرتب امان اللہ نیر شوکت مشتاق کتب کارنر لاہور۔ ص 254,281,291,313,5)

مہنگی جنگ ''جنگ عظیم دوم''

جنگ عظیم دوم دنیا کی سب سے مہنگی جنگ ثابت ہوئی جس کے مجموعی اخراجات ایک سو پانچ ٹریلین ڈالر تھے اس جنگ میں برطانیہ کے اخراجات جنگ عظیم اول کی نسبت پانچ گنا زیادہ تھے جبکہ روس نے 280 بلین ڈالر اور امریکہ نے 530 بلین ڈالر خرچ کئے۔

ایک ملک میں 2 یوم آزادی

پانامہ غالباً دنیا کا وہ واحد ملک ہے جو سال میں دو بار آزادی کی سالگرہ مناتا ہے پہلی بار 3 نومبر کو اور دوسری بار 28 نومبر کو دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ پانامہ نے 3 نومبر کو کولمبیا سے اور 28 نومبر کو سپین سے آزادی حاصل کی تھی۔

پرائمری سکولوں کا ملک ''چین''

دنیا میں سب سے زیادہ پرائمری سکول چین میں ہیں 1990ء تک کے اعداد و شمار کے مطابق چین میں 9 لاکھ اڑتیس ہزار تین سو چورانوے سکول موجود ہیں۔

(دنیا کے حیرت انگیز لوگ اور ان کے کارنامے از محمد ندیم عزیز خلیل۔ رحمٰن بک ہاؤس کراچی ص 11,62,37)

پاکستانی نوٹ کا آغاز

پاک و ہند کی تقسیم کے ساتھ ہی پاکستانی کرنسی جاری کرنا ناممکن تھا لہٰذا پاکستان میں 31 مارچ 1948ء تک ہندوستانی نوٹ جاری کئے گئے پھر یکم اپریل 1948ء سے ان ہندوستانی نوٹوں پر حکومت پاکستان لکھ کر پاکستان کے نوٹ کے طور پر جاری کئے گئے اور کوشش کی گئی کہ فوری طور پر پاکستانی نوٹ اور سکہ رائج کیا جائے۔ چنانچہ یکم اکتوبر 1948ء کو پاکستان میں 5 روپے اور اونچی مالیت کے نئے پاکستانی نوٹ جاری ہوئے اور یکم مارچ 1949ء کو ایک اور دو روپے کے نئے پاکستانی نوٹ بھی منظر عام پر آگئے اور یکم نومبر 1949ء سے وہ ہندوستانی نوٹ جن پر حکومت پاکستان لکھا گیا اور پاکستان کے نوٹ کے طور پر جاری کئے گئے ان کو ممنوع قرار دے دیا گیا تھا۔

(تاریخ پاکستان از زاہد حسین انجم ص38 نیو بک پیلس اردو بازار لاہور)

روزمرہ کی الجھن ڈپریشن کا باعث

طبی ماہرین نے جدید طبی تحقیق کے بعد انکشاف کیا ہے کہ روزمرہ زندگی کی عام اور معمولی الجھنیں ڈپریشن میں بدل سکتی ہیں۔ ماہرین طب نے عام الجھنوں کو معمولی سمجھ کر ان کو نظرانداز کرنا غیر صحت مندانہ فعل قرار دیا ہے۔ بی ہوریل نیوروسائنس جریدے میں شائع ہونے والی اس تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ تشویش کی دو مختلف اقسام ڈپریشن میں بدل کر ذہنی عارضہ میں بدل جاتی ہیں۔ اس تحقیق کو لیکسن انسٹیٹیوٹ بائیومیڈیکل امیجنگ سنٹر میں مکمل کیا گیا۔ یونیورسٹی آف الوین سائیکالوجی کے پروفیسر گریگری اے ملر نے کہا ہے کہ یہ صورتحال لوگوں کے لئے بہت سخت ہوتی ہے اس لئے اس جانب فوری توجہ دینی چاہئے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 مئی 2014ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم شیخ سعید احمد صاحب

مکرم شیخ سعید احمد صاحب آف لندن مورخہ 15 مئی 2014ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت شیخ عبدالغنی صاحب کے پوتے اور مکرم ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب کے بیٹے تھے۔ مرحوم شعبہ تدریس سے منسلک تھے۔ آپ طلباء کو تعلیم دینے کے علاوہ احمدیت کا پیغام بھی پہنچاتے جس پر بہت سے طلباء کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ کالج میں آپ نے نماز جمعہ کی ادائیگی کا بھی انتظام کیا ہوا تھا جس سے ارد گرد کام کرنے والے دوسرے احمدی احباب بھی فائدہ اٹھاتے تھے۔ تقریباً 8 سال بیت الفتوح حلقہ کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ 2004ء میں جب جماعت یوکے کو جامعہ احمدیہ کے قیام کیلئے عمارت کی ضرورت پیش آئی تو اپنی ایک بڑی بلڈنگ قیمت خرید سے بھی کم قیمت پر آپ نے جماعت کو پیش کی۔ آپ کو حضور انور کی ہدایت پر Lithuania جا کر جماعت کی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ مرحوم انتہائی رحمدل، غریب پرور، ضرورت مندوں کی مدد کرنے والے، چندوں میں باقاعدہ، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ

مکرمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالغنی صاحب ربوہ مورخہ 14 مئی 2014ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ، تہجد گزار اور نظام خلافت اور نظام جماعت سے محبت رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بچوں کو بھی خلافت اور نظام جماعت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کے رفقاء کے واقعات نہایت عقیدت سے سناتیں۔ دوسروں کا خیال رکھنے والی تھیں اور ان کی خوشی کے لئے ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ چاروں بیٹے مختلف جگہوں پر جماعتی خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ آپ مکرم عبدالرشید انور صاحب مربی سلسلہ کینیڈا کی والدہ تھیں۔ خداتعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

مکرم مبشر احمد دہلوی صاحب

مکرم مبشر احمد دہلوی صاحب ابن مکرم بابو نذیر احمد صاحب سابق امیر جماعت دہلی مورخہ 15 جون 2014ء کو تقریباً 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ احمدیہ قادیان سے حاصل کی۔ ہجرت کے وقت آپ کے والد شہید ہو گئے اور آپ والدہ اور بہن بھائیوں کے ہمراہ پاکستان آئے۔ آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے عزیز رشتہ داروں کو آپس میں ہمیشہ اتفاق و محبت سے رہنے کی تلقین کرتے اور اس کے لئے کوشش کیا کرتے تھے۔ چندوں میں باقاعدہ تھے۔ خلافت سے بہت گہرا اخلاص اور وفا کا تعلق رکھتے تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ شمیم اختر صاحبہ

مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب درویش مرحوم کینیڈا مورخہ 18 مئی 2014ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت میاں جمال الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ 1996ء سے کینیڈا میں مقیم تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، ذکر الٰہی کرنے والی، دعا گو، غریب پرور، کثرت سے صدقہ و خیرات کرنے والی، خوش اخلاق، ملنسار، نیک اور مخلص خاتون تھیں بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ آپ کے سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم فرحت احمد ناصر صاحب لوکل امیر ٹورانٹو کی حیثیت سے اور ایک بیٹے مکرم طاہر احمد کاشف صاحب مربی سلسلہ نظامت مال وقف جدید ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم عبدالغفور بسراء صاحب

مکرم عبدالغفور بسراء صاحب سابق کارکن نظارت امور عامہ ربوہ مورخہ 8 مئی 2014ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ آپ کو لمبا عرصہ نظارت امور عامہ میں بحیثیت کارکن خدمت کی توفیق ملی۔ نمازوں کے پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، ہمدرد، غریب پرور، مخلص اور نیک فطرت انسان تھے۔ خلافت اور نظام جماعت سے بڑا گہرا اخلاص اور وفا کا تعلق رکھتے تھے۔ ہمیشہ اپنے بچوں کو خلافت سے وابستہ رہنے اور جماعت کی خدمت کرنے کی نصیحت کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

۞ مکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب صدر محلّہ دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم معین احمد طاہر صاحب سافٹ ویئر انجینئر۔ انگلینڈ کے نکاح کا اعلان مورخہ 8 مئی 2014ء کو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے مکرمہ ڈاکٹر ملیحہ ارم صاحبہ واقفہ نو بنت مکرم فاروق احمد ججہ صاحب آف انگلینڈ کے ساتھ مغل بینکوئیٹ ہال ربوہ میں کیا۔ دلہا مکرم ماسٹر محمد اسماعیل صاحب مرحوم سابق استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول کا پوتا اور دلہن مکرم مسعود احمد صاحب مرحوم آف گوٹھ سلطان حیدر آباد سندھ کی پوتی ہے اور آج کل طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بطور ڈاکٹر آف فارمیسی خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جماعت اور دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

۞ مکرم ہومیو ڈاکٹر بشیر حسین تنویر صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

☆ خاکسار کے بیٹے مکرم توقیر احمد صاحب جرمنی کے نکاح کا اعلان مورخہ 31 مارچ 2014ء کو لان دفاتر انصار اللہ پاکستان میں مکرمہ مدیحہ رفیق صاحبہ واقفہ نو بنت مکرم احمد رفیق صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ کے ساتھ مکرم حافظ عبدالاعلیٰ صاحب نائب وکیل المال اول تحریک جدید نے سات ہزار یورو حق مہر پر کیا۔

☆ میری بھتیجی مکرمہ فارینہ جاوید صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد جاوید صاحب جرمنی کی تقریب رخصتانہ مورخہ 9/اپریل 2014ء کو ہمراہ خاکسار کے بھانجے مکرم انس احمد صاحب ابن مکرم چوہدری فاروق احمد صاحب مرحوم خاکسار کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی۔

☆ خاکسار کے بھتیجے مکرم وقاص احمد جاوید صاحب ابن مکرم ناصر احمد جاوید صاحب جرمنی کی شادی مکرمہ کومل جمیل صاحبہ بنت مکرم چوہدری جمیل احمد صاحب گوٹھ احمد پور ضلع سانگھڑ کے ساتھ طے پائی۔ مورخہ 13/اپریل 2014ء کو رخصتی عمل میں آئی۔

☆ خاکسار کے بھتیجے مکرم زین العابدین صاحب ابن مکرم ارشد محمود طارق صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان مکرمہ باصرہ اجمل صاحبہ بنت مکرم محمد اجمل احسان صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ کے ساتھ مکرم مسعود احمد صاحب استاد مدرسۃ الظفر ربوہ نے چھ ہزار سٹرلنگ پاؤنڈ پر مورخہ 15/اپریل 2014ء کو کیا۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی۔

ان کی دعوت ولیمہ مورخہ 16/اپریل 2014ء کو کنگز بینکوئیٹ ہال فیصل آباد میں ہوئی۔ مکرم سمیع اللہ زاہد صاحب نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو محض اپنے فضل سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب شکور پارک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو 26 مئی 2014ء کی شام کو ہارٹ اٹیک ہوا۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں اینجیو گرافی ہوئی۔ ایک چھوٹی شریان مکمل بند ہے۔ اینجیو پلاسٹی متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ دے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمد عطاء السبحان صاحب سیکرٹری مال حلقہ محمد نگر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم قریشی محمد عارف صاحب ولد مکرم قریشی محمد صادق صاحب محمد نگر لاہور یکم مئی 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ یکم مئی 2014ء کو بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ محمد نگر میں مکرم اکرم باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے۔ مورخہ 2 مئی 2014ء کو بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز جمعہ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم سادہ طبع، بچوں سے پیار کرنے والے، فرمانبردار بیٹے، ہمدرد بھائی، محبت کرنے والے شوہر، شفیق باپ، خوددار اور کفایت شعار انسان تھے۔ کبھی بھی اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ جماعتی عہدیداروں کی عزت کرنے والے اور خلیفہ وقت کے اطاعت گزار تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے والدہ اور بیوی کے علاوہ ایک بیٹا، 2 بیٹیاں، 8 بھائی، 3 بہنیں اور 1 پوتا سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کے نیک اعمال کو جاری رکھنے کی توفیق دے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

مکرم ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب کو کینیڈا میں سپردخاک کر دیا گیا

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ مکرم ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب کو 26 مئی 2014ء کو پاکستان کے وقت کے مطابق صبح پانچ بجے کے قریب دو نامعلوم افراد نے گولیاں مار کر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا تھا۔

30 مئی 2014ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں مکرم ڈاکٹر صاحب کا نہایت ہی شاندار الفاظ میں ذکر خیر فرمایا۔

30 مئی 2014ء کو مکرم ڈاکٹر صاحب شہید کی بیوہ محترمہ وجیہہ سواتی صاحبہ اپنے دو چھوٹے بیٹوں کے ہمراہ ایمرٹس ایئر لائنز کے ذریعہ ٹورانٹو کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر پہنچیں۔ جماعت احمدیہ پاکستان کی نمائندگی میں مکرم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں ان کے ہمراہ تھے۔ ایئر پورٹ پر مرحوم کے بڑے بیٹے عزیزم عبداللہ علی آپ کے بھائی اور بہن، جماعت کی طرف سے مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم نصیر احمد خاں صاحب نیشنل سیکرٹری ضیافت اور خاکسار نے ان کا استقبال کیا۔

3 جون 2014ء بروز منگل شہید مرحوم کا جنازہ پی آئی اے کی فلائیٹ پر ایک بجے دوپہر ٹورانٹو ائیرپورٹ پہنچا جہاں سے جنازہ جماعت کے قائم کردہ Funeral Home واقع بیت الحمد، مسس ساگا لے جایا گا۔ جہاں فیملی کے افراد، جماعت یو ایس اے اور کینیڈا کے نمائندہ وفد نے آخری دیدار کیا۔

شام 6 بجے کے قریب جنازہ بیت الحمد سے بیت الذکر لایا گیا۔ جنازہ کو آخری دیدار کے لئے ایوان طاہر میں رکھ دیا گیا جہاں بھاری تعداد میں احباب جماعت نے شہید مرحوم کا آخری دیدار کیا۔

کینیڈین ایمبیسیڈر برائے مذہبی آزادی ڈاکٹر آندریو بینیٹ بھی اس موقع پر تشریف لائے۔ انہوں نے جماعت اور شہید کے اہل خانہ سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔ سابق وزیر امیگریشن وسٹیزن شپ کینیڈا اور موجودہ ممبر پارلیمنٹ محترمہ جوڈی سگرو بھی تشریف لائیں اور کافی دیر تک ایوان طاہر میں موجود رہیں۔ اونٹاریو صوبہ کی وزیر اعلیٰ Kathleen Wynne تشریف لائیں اور اہل خانہ کے ساتھ تعزیت کی۔

نماز مغرب اور عشاء کی ادائیگی کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں 6,500 کے قریب احباب وخواتین شریک ہوئے۔

مورخہ 4 جون کو ایک بجے دوپہر جنازہ تدفین کیلئے بیت الذکر کے قریب واقع قبرستان Maple Cemetery لے جایا گیا جہاں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب نے دعا کروائی۔

کینیڈا کے علاوہ یو ایس اے جماعت کے دوست بھی ایک بڑی تعداد میں تدفین کے موقع پر موجود تھے۔ شہر وان کی انتظامیہ پولیس کی بھاری نفری ٹریفک اور سیکیورٹی انتظامات کے لئے دونوں دن موجود رہی۔

اس موقع پر میڈیا کانفرنس منعقد بھی ہوئی۔ عزیزم حارث چوہدری صاحب ابن مکرم ہادی علی چوہدری صاحب نے ڈاکٹر مہدی علی صاحب کا مختصر تعارف میڈیا کو پیش کیا اور مکرم امیر صاحب کینیڈا نے اس قربانی کے بارے میں بتایا۔

صوبائی معزز مہمانوں میں مقامی میئر Maurizio Bevilacqua، ممبر پارلیمنٹ ڈاکٹر کرسٹی ڈنکن، پاکستانی نژاد ممبر صوبائی اسمبلی ڈاکٹر شفیق قادری اور دوسرے ممبران صوبائی اسمبلی کونسلرز اور میڈیا سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے ڈاکٹر صاحب موصوف کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(رپورٹ مرتبہ: مکرم محمد آصف منہاس صاحب ٹورانٹو کینیڈا)

لُو اور شدید گرمی سے بچاؤ

(1) لُو اور گرمی سے بچاؤ کے لئے گھر سے باہر نکلتے وقت چند گھونٹ پانی میں ایک چٹکی نمک ڈال کر پی لیں۔

(2) اگر خدانخواستہ لُو لگ جائے۔ اس کی علامت غنودگی، شدید سر درد، نقاہت اور کمزوری ہوتی ہے۔ ایسے موقع پر بعض لوگ ٹھنڈا پانی ڈالتے ہیں۔ اس کے اثرات اعصاب پر برے ہوتے ہیں۔ گردن کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔

علاج: کچا آم لیں۔ کوئلوں کی آگ میں دبا کر آم کا بھرتا بنالیں۔ پھر ٹھنڈا کر کے اس کا پکا ہوا گودا نکال لیں۔ اس گودے کو اچھی طرح پیس لیں کہ نرم پیسٹ بن جائے۔ اس میں چینی بھی ملالیں۔ اس پیسٹ میں ایک چمچہ یا زائد محلول پانی میں ڈال کر شربت بنالیں۔ جب تک ضرورت ہو۔ وہ شربت مریض کو دیں۔

(3) لُو لگنے کی صورت میں ہومیو پیتھک دوائی

(i) گلونائن 30

مریض کو دن میں تین یا چار مرتبہ دیں۔

گرمی کے اثرات سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل دوائیوں کو مدنظر رکھیں۔

(ii) بیلاڈونا 30 (دن میں تین مرتبہ)

(iii) نیٹرم میور 200 طاقت (دن میں دو مرتبہ صبح شام)

فاسٹ فوڈ کے مضر اثرات

فاسٹ فوڈ کھانے والے افراد مٹاپے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ فاسٹ فوڈ میں برگر، پیزا، سینڈوچ، پیٹس، پاستہ اور دیگر لوازمات شامل ہیں۔ برگر کھانا آپ کی صحت کے لئے بہتر نہیں، برگر کھانے والے افراد میں ڈپریشن کا مسئلہ زیادہ ہوتا ہے۔ سائنس دانوں نے اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ ایک فاسٹ فوڈ کھانے والے شخص میں ڈپریشن کی شرح دوسرے لوگوں کی نسبت پچاس فیصد زیادہ ہوتی ہے۔ فاسٹ فوڈ جلد ہضم نہ ہونے والی غذا ہے اس لئے فاسٹ فوڈ کھانے والے افراد میں دل کے امراض زیادہ پائے جاتے ہیں۔ برگر اور پیزا جلد زود ہضم نہ ہونے والے کھانوں کی فہرست میں شامل ہیں۔ فاسٹ فوڈ ہمارے لئے کینسر، ذیابیطس اور قبض جیسی بیماری کی وجہ بنتے ہیں اور اس کے نتائج سالوں بعد ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کی تیاری کے دوران ان میں ایسے کیمیائی اجزاء شامل کئے جاتے ہیں جو صحت کے لئے نہایت ہی مضر ثابت ہوتے ہیں۔ تحقیق کے مطابق ایک سال کے دوران فاسٹ فوڈ کھانے والے لوگوں کا وزن اور مٹاپے میں دوسرے لوگوں کی نسبت اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ فاسٹ فوڈ ہماری بھوک لگنے کی حس کو متاثر کرتے ہیں۔ ٹورانٹو یونیورسٹی کے تحقیقی جریدے میں یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ فاسٹ فوڈ کے لئے استعمال ہونے والے لفافوں میں استعمال ہونے والا کیمیکل انسانی خون میں آسانی سے منتقل ہو جاتا ہے، فاسٹ فوڈ کھانے کی بدولت کولیسٹرول میں اضافہ اور ہارمونز میں تبدیلی سمیت بہت سے صحت سے متعلق مسائل جنم لیتے ہیں۔ پیزا چھوٹے بچوں کے لئے انتہائی مضر صحت ہے کیونکہ ان کے جسم اور دماغ دونوں نشوونما کے عمل سے گزر رہے ہوتے ہیں فاسٹ فوڈ کے استعمال سے ان کی بڑھوتری کا عمل متاثر ہوتا ہے۔ ریسرچرز کے مطابق ایسا پوری دنیا میں دیکھنے میں آیا ہے کہ فاسٹ فوڈ کی بدولت دمہ اور الرجی جیسے مسائل جنم لیتے ہیں۔

(روزنامہ نامہ نوائے وقت 17 مئی 2014ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 6 جون

طلوع فجر	3:24
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:14

سفوف مفرح
بے چینی، لو کا لگنا گرمی، (پیاس کا زیادہ لگنا) جلن، دل کا گھبرانا میں مفید ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0334-7801578

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

لوٹ سیل سیل سیل
مورخہ یکم جون سے مردانہ + لیڈیز + بچگانہ
تمام ورائٹی پر حیرت انگیز سیل
مسں کولیکشن اقصیٰ روڈ ربوہ

FR-10

اٹھوال فیبرکس
بوتیک وفینسی ورائٹی کا مرکز
لان ہی لان ہمارے ہاں ہر قسم کی فینسی ورائٹی، لان، چکن، شال اور مردانہ ورائٹی بھی دستیاب ہے۔
نیز ہر طرح کی میچنگ بھی موجود ہے۔
اعجاز احمد طاہر: 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

مکان برائے فوری فروخت
دارالصدر غربی
رابطہ: 0333-4508246
0346-2555192